CHRIST THE CRUCIFIED

BY

THE LATE REVD. BUTA MALL

مسیح مصلوب

از

پادری بوٹا مل صاحب

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

تعداد ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۵۶ع

CS CamScanner

کیونکہ مَیں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ تمہارے درمیان یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ نہ جانوں گا۔ ۱ قرن ۲: ۲

رسالہ
مسیح مصلوب

از قلم

پادری لوٹا مل اسسٹنٹ مشنری ضلع جہلم

جس کو

مصنف نے امریکن مشن چکوال سے شایع کیا

۱۹۳۴ء

بار اول .... تعداد ایک ہزار .... قیمت از ۶ پائی

ریویوز

(۱) نجات دہندہ کی آمد

آجتک اُردو زبان میں خداوند یسوع مسیح کی آمدِ ثانی پر کوئی مختصر رسالہ جامع آسان اور ارزاں نہ تھا خدا کا شکر ہو کہ پادری بوٹا مل صاحب چکوال ضلع جہلم نے نجات دہندہ کی آمد کے نام سے ایک رسالہ تصنیف اور طبع کرا کر مسیحیوں پر احسان عظیم کیا ہے! رسالہ اس قدر جامع ہے کہ دریا کوزہ میں بند ہے زبان اس قدر آسان ہے کہ ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے اور پھر اس قدر ارزاں ہے کہ کسی کو خریدنا مشکل نہیں۔ آپ نے یہ رسالہ گذشتہ سال چھپوایا جو سب کا سب بک گیا۔ اب آپ نے اس میں اضافہ اور ترمیم کر کے دوبارہ چھپوایا ہے قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ اور مصنف سے مل سکتا ہے۔ (المائدہ ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۴)

(۲) فضیلت مسیح

یہ ایک رسالہ کا نام ہے جس کے مصنف عالی جناب پادری بوٹا مل صاحب ہیں رسالہ کیا ہے کوزہ میں دریا ہے۔ حضور مسیح کے فضائل کو عہد عتیق اور عہد جدید کی رو سے نہایت صفائی کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ ہر اُس شخص کے لئے جو حضور کے فضائل سے واقف ہونا چاہتا ہے ایک بے بہا ذخیرہ ہے۔ طباعت اچھی ہے قیمت برائے نام ایک آنہ پادری صاحب موصوف سے مل سکتا ہے (النجات ۲۰ اپریل ۱۹۳۴ء)

تمہید

مسیح خداوند کی حیات اور وفات کے متعلق اس وقت تین گروہ معرکہ آرا ہیں۔ تیرہ سو سال سے تو اس جنگ میں صرف مسیحی اور محمدی فریقین رہے مگر چودہویں صدی ہجری کے سر پر ایک تیسرے گروہ نے بھی اس رزمگاہ میں قدم ٹکایا ہے۔ یہ گروہ مسیحیوں اور محمدیوں کے درمیان کھڑا ہو گیا ہے اور دونوں فریق کے مسلمہ اعتقاد پر ٹھیس لگانے کی وجہ سے دونوں کا فٹ بال بنا ہوا ہے۔ یہ گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نئی مخلوق ہے۔ جو اس ملک میں بیماری پلیگ کے ساتھ نمودار ہوئے۔ جنہوں نے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اور اپنے دعوے کے ثبوت میں درجنوں صحیفوں کو آسمان سے نازل کرایا۔ جن لوگوں کو قادیانی خدا کے دیئے ہوئے الہام کو پڑھنے اور پرکھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا مفسد گروہ دنیا کے امن میں نقص پیدا کرنے اور مذہبی فضا میں بےچینی اور نفاق ڈالنے (کا مرتکب اور موجب ہے) میں جگت استاد ہے۔

مسیحیوں نے تو کتب مقدسہ کی سند اور الہام کی روشنی میں مسیح خداوند کی صلیبی موت اور قیامت اور صعود اور آمد ثانی کا بھی اظہار کیا ہے۔ اور غیر مسیحی اقوام کی "تاریخی شہادتوں کو بھی اپنے دعویٰ کے اثبات میں پیش کیا۔ اور ثابت کر دیا کہ اس تاریخی واقعہ کا انکار عقل اور انصاف کی ضد محض ہے۔ ساتویں صدی مسیحی میں حضرت محمد عربی نے مسیح کی صلیبی موت کا انکار کیا اور قرآن کی آئت "وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ" کو اس انکار کی دلیل بنایا۔ مسیح خداوند

کی وفات اور جی اٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے کا تو قرآن میں صریحاً اقرار موجود ہے۔ ملاحظہ ہو اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ (عمران رکوع ۵) فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (مائدہ رکوع ۱۵) والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا (مریم رکوع ۲) لہذا مسیح کی وفات اور حیات اور صعود کا قرآن میں انکار نہیں ہے مگر صلیبی موت کا صریح انکار قرآن میں پایا جاتا ہے۔ اور حدیثوں کی آڑ میں علماء محمدیہ نے اور بھی اس مسئلہ کی حقیقت کو انکار کر لئے۔ قسم قسم کے قصے اور فسانے تراشے ہیں۔ اور محمدیوں کے مہدی الزمان مرزا قادیانی نے ایک اور ہی نرالہ کھیل رچایا ہے اور محمدی اور مسیحی مسلمات اور اعتقادات کی ترمیم اور تجدید سے دنیا کو خوب ہنسایا ہے۔

مرزا صاحب کی ساری الہامی تصنیفات کا لب لباب یہ ہے کہ مسیح ناصری یہودی شرارت اور رومی حکومت کے عہد میں صلیب پر تو چڑھائے گئے اور اس نے سارے دکھوں کی بھی برداشت کی۔ مگر وہ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہی صلیب پر سے اتارے گئے۔ اور وہ غشی کی حالت تھی۔ اس لئے وہ بعد علاج اور معالجہ کے تندرست ہو کر جلیل کو چلے گئے۔ اور بعدہٗ ملک کشمیر میں تشریف لے گئے اور عنقریب صد سال وہاں اپنا دین چلا کر شہر سرینگر میں وفات پا گئے۔ اور دوسرے مردوں کی طرح زمین میں ہی مدفون ہیں۔ اور جس مسیح کی آمد ثانی کا ذکر انجیل اور قرآن اور احادیث محمدیہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ میں ہی ہوں اور اپنے دعووں کی تصدیق کر لئے۔ یہودی اور مسیحی کتب مقدسہ کے علاوہ مہدی قادیانی نے قرآن کی تیس آیات پیش کی ہیں اور قادیانی الہام کی رمز میں مرزا صاحب نے علماء محمدیہ کے خیالات اور اعتقادات کی خوب اصلاح کی ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۷۔ لیکن اس رسالہ اوہام کے صفحہ ۲۷۳ میں یہ فرما چکے تھے کہ یہ مسیح ہے

کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا۔ مرزا صاحب اپنے وحی کے فہم کی کمی کی وجہ سے عمر بھر اپنے اقوال کی ترمیم میں مصروف رہے۔

رسالہ ہذا مسیح خداوند کی صلیبی موت کے اثبات اور حقیقت کا ذمہ وار ہے۔ مسیح کی صلیبی موت یروشلم شہر کا واقعہ ہے۔ یہ شہر یہودی قوم کا مذہبی مرکز اور ہمیشہ دُنیا کی تاریخ کا عنصر بنا رہا ہے۔

مذہبی فضا میں یہ شہر ایسا مشہور ہے جیسے نظام شمسی میں آفتاب عالمتاب اور صلیبی واقعہ۔ یہودی اور یونانی اور رومی تواریخ کا ایک ضروری عنصر ہے۔

خداوند اِس رسالہ کے وسیلے سے اپنے بندوں کو اپنی معرفت اور نجات کے علم اور فضل کے نُور سے معمور کرے۔ آمین

خاکسار لوٹا مل از چکوال

باب اوّل :- دلیل اوّل

یہودی کتب مقدسہ کی شہادت

مسیح خداوند کتاب مقدس کے بموجب ہمارے گناہوں کے لئے مؤا۔ ۱-کرن ۱۵:۳ دیکھو یسعیاہ نبی ۵۳ باب دانیال ۹:۲۴ سے ۲۷ - زکریاہ ۱۳:۷ - زبور ۲۲:۱۵ - یسعیاہ نبی کو یہودی عہد کا انجیلی مُبشّر کہا جاتا ہے - جو نقشہ اس اسرائیلی نبی نے مسیح کی صلیبی موت کا اور مسیح مصلوب کا پیش کیا ہے۔ اُس میں اِس بات کا صریح اظہار کیا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود گناہگاروں کی نجات کے لئے موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔ اور اُس کی جان گناہوں کی قربانی کے لئے گزرانی گئی۔ داؤد نبی نے جن دُکھوں اور اذیتوں کا زبور میں ذکر کیا ہے۔ وہ مسیح ناصری کے دُکھوں اور اذیتوں کے سوائے کسی اور پر عائد نہیں کئے جاسکتے اور نہ ہی یہودی تاریخ کسی اور شخص کا پتہ دیتی ہے جس پر یہ حادثہ واقع ہُوا ہو۔ اور دانیال نبی کی نبوّت میں مسیح موعود کی موت زمانوں کے حساب کے مطابق بتائی گئی ہے - اور وہ ایسا صاف حساب ہے کہ یروشلم کی دوبارہ تعمیر کے حکم جاری ہونے سے مسیح کی صلیبی موت تک پورا اُترتا ہے - یعنی ۴۵۷ ق۔م سے ۳۳ء تک ۷۰ ہفتوں کا حساب پورا ہو جاتا ہے۔ یہ ۴۹۰ سال کا عرصہ ہے تمام یہودی اور مسیحی اس حساب میں متفق ہیں۔ پھر زکریاہ نبی نے مسیح کی موت کے بارے میں یوں نبوّت کی ہے کہ اے تلوار میرے چرواہے پر جو میرا ہمتا ہے بیدار ہو۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ اس چرواہے کو مار کہ گلّہ پراگندہ ہو جائے اور نیز موسوی شریعت کی قربانیاں اس بات کی تشبیہہ تھیں کہ انسان کی ابدی حیات

کسی افضل جان کی موت کے سبب سے ہے۔ اگر توریت شریف کی قربانیاں اور رسوم ورواج کسی آنے والی حقیقت کی علامت مانی نہ جائے تو ان کا گذراننا اور گذراننے کا حکم دینا بے معنی اور بے حقیقت رہ جاتا ہے۔ ان سب رسم و رواج اور جانوروں کی قربانیوں کی تکمیل مسیح ناصری کی صلیبی موت میں دکھائی گئی ہے۔ لوقا ۲۴: ۲۷-۴۴-۴۷

یہودی قوم نے مسیح کی صلیبی موت کی ماہیت کو نہ جانا اور کلام الٰہی کے حقیقی معنے اور منشاء کے سمجھنے میں سخت قاصر رہے۔ اور بڑی غلطی کا شکار ہوئے۔ اور کتاب مقدس کو اپنی مرضی کا ماتحت بنا کر اس بڑی حقیقت سے محروم رہے حالانکہ ان کی کتب مقدسہ میں اسی حقیقت کا علانیہ اظہار کیا گیا تھا۔[1] اس لئے مسیح خداوند کی صلیبی موت کا انکار کتب مقدسہ سماویہ سابقہ کی تکذیب اور تہتک کا ارتکاب ہے اور خدا کی نظر میں کفر اور الحاد اور بے ایمانی ہے۔

دلیل دوم

مسیح خداوند کی اپنی شہادت

انجیل جلیل میں مسیح خداوند کی اپنی شہادت اپنی صلیبی موت کے بارے میں یہ ہے کہ مجھے ضرور ہے کہ یروشلم کو جاؤں اور بزرگوں اور سرداروں کاہنوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت دُکھ اُٹھاؤں اور قتل کیا جاؤں۔ اور تیسرے دن جی اُٹھوں متی ۱۶: ۲۱ و ۲۰: ۱۷-۱۹ متی ۲۰: ۲۸-

---

[1] اور آج تک جب کبھی موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو ان کے دل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ لیکن جب کبھی اُن کا دل خداوند کی طرف پھریگا تو وہ پردہ اُٹھ جائیگا

۲ قرن ۳: ۱۵-۱۶-

مسیح نے اپنی خدمت کے شروع میں اپنی موت کا ایک عجیب اشارہ دیا کہ اس مقدس کو ڈھا دو۔ اور میں اُسے تین دن میں کھڑا کردوں گا۔ یہ اُس نے اپنے بدن کے بارے میں کہا تھا۔ یوحنا ۲: ۱۹۔۲۰۔ صلیبی موت سے پہلے خداوند مسیح نے کئی اشاروں اور تمثیلوں سے اپنی حقیقی موت کا اظہار کیا۔ یوحنا ۱۰: ۱۷۔۱۸۔ اور جب اس کا وقت نزدیک آیا تو اُس نے اپنے شاگردوں کو صا صاف کہنا شروع کیا کہ میری موت یقینی ہے۔ متی ۲۶: ۱۲ و ۲۸۔ اور مسیح نے اپنی موت کی یادگار میں ایک ایسی رسم مقرر کر دی جو اس کی دوسری آمد تک صلیبی موت کا اظہار کرتی ہے۔ ۱ کرن ۱۱: ۲۶ اور تمام دنیا میں یہ رسم ایمان کے ساتھ مانی جاتی ہے اور اس کا نام عشائے ربانی کی پاک رسم ہے۔ اور تمام مسیحی اُمت کا ایک متبرک سکرمینٹ ہے۔ یوحنا کی انجیل میں مسیح کو پیتل کے سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو بیابان میں بنی اسرائیل کی حیات کا باعث بنا۔ اور نیزے پر لٹکایا گیا۔ اس تشبیہ میں وجہ تشبیہ صلیب پر لٹکایا جانا ہے۔ یوحنا ۳: ۱۵۔ اِنْ یُرْفَعِ ابْنُ الْاِنْسَانِ۔ اُس نے اپنے تئیں گیہوں کے دانہ سے تشبیہ دی جو زمین پر جا کر مرجاتا ہے۔ پس اگر مسیح صلیب پر مرا نہیں۔ تو اس تشبیہ کے کیا معنی؟ زندگی کی روٹی اور آبِ حیات کو مسیح کے بدن اور لہو سے تشبیہ دینے کا بھی یہ اشارہ ہے کہ وہ ضرور اپنی موت سے روحوں کو حیات بخشیگا۔ مسیح خداوند کی تعلیم اور کلام کی طرز اور ہر تشبیہ اس کی صلیبی موت کا اظہار کرتی تھی۔

صلیبی موت کا انکار مسیح کے کلام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اور کم فہمی کی دلیل ہے۔ مسیح خداوند کا اپنا قول اور فرمان اور تعلیم سب اس کی صلیبی موت کا اظہار تھا۔ اور اس حقیقت کا انکار مسیح کے کلام کی توہین اور ہتک ہے۔ اور نجات کے مقررہ انتظام کی بے قدری ہے۔ ۱ پطرس ۱: ۱۸۔۲۰۔ اور جو لوگ مسیح کی صلیبی موت کا انکار کرتے ہیں وہ ان یہودی مخالفوں اور راہگیروں کے ہم آواز ہیں۔ جو طنزاً کہتے تھے۔ کہ اگر تو مسیح ہے تو صلیب پر سے اتر آ

اور ہمیں بچایا۔ اس آواز نے یہودی قوم کو دنیا میں ایسا ذلیل و خوار کیا ہے کہ اب وہ قوم ایک ملعون بن گئی ہے۔ لہٰذا صلیبی واقعہ کا انکار ایک ہولناک بات ہے۔

دلیل سوم۔ صلیبی واقعہ

مسیح خداوند کی صلیبی موت کا بیان انجیل شریف کے پہلے چار صحیفوں میں تفصیلاً پایا جاتا ہے۔ دیکھو متی ۲۶ و ۲۷ باب یوحنا ۱۸ و ۱۹ باب مرقس ۱۴ و ۱۵ باب لوقا ۲۲ و ۲۳ باب۔ یہ بڑا واقعہ مسیح خداوند کے کام کے آخری ہفتہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہودی اور رومی تواریخ کا غیر معمولی جزو ہے۔ اس ہفتے کے سارے واقعات چشم دید گواہوں کی معرفت پاک نوشتوں میں الہام سے قلم بند کئے گئے۔ اور تمام بیانات میں ایسی موافقت اور مطابقت ہے کہ یہ ایک ہی آدمی کی قلم سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حالات چار مختلف طبیعت اور مختلف لیاقت کے آدمیوں سے مختلف اوقات میں لکھے گئے[1]۔

متی رسول نے اپنی انجیل ۵۰ء میں یروشلم میں لکھی اور مرقس نے ۶۸ء میں شہر روم میں اور لوقا نے ۶۰ء میں قیصریہ میں اور یوحنا رسول نے انجیل یوحنا ۹۰ء میں افسس میں۔ یہ صلیبی واقعہ یہودیوں کے مشہور اور متبرک شہر یروشلم میں ہوا۔ یروشلم شہر یہودی قوم کا

[1] یہ لوگ مسیح خداوند کے حواری تھے جن کو مصنف قرآن نے انصار اللہ قرار دیا ہے۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ عمران ع ۵۔ قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ۔ قال الحواریون نحن انصار اللہ الصف ع ۲۔

پس جو لوگ اللہ کی راہ میں اللہ کے مددگار تھے ان کی چشم دید شہادتوں کو جھٹلانا اور ان کے نوشتوں کو غیر معتبر قرار دینا سخت نادانی اور بے ایمانی ہے۔

مذہبی مرکز اور قدیم دارالسلطنت بھی تھا۔ اور ہر زمانہ میں ہر مشہور اور تاریخی واقعہ یہودی تاریخ کا عنصر اور ریکارڈ بن جاتا تھا۔ اور یسوع مسیح ناصری بھی اسی شہر میں صلیب پر مارا گیا۔ جیسا اس نے پیشتر فرما بھی دیا تھا۔ دیکھو لوقا ۱۳ : ۳۱ - ۳۳ آیات۔ اسی شہر میں مسیح خداوند یہودی سردار کاہنوں اور یہودی قوم کی بڑی مذہبی مجلس اور ہیرودیس اور پلاطوس حاکموں کی عدالتوں میں یکے بعد دیگرے حاضر کیا گیا۔ اور اس سارے مقدمہ کی کارروائی گورنمنٹ روم کے دفاتر کی روزانہ یادداشت اور عدالتی اور سیاسی معاملات کا ایک تاریخی عنصر اور ریکارڈ قرار دی گئی اور سارے رومی حاکم اس واقعہ کی تصدیق کرنے میں متفق ہیں۔ اور سلطنت روم کے ہر حصّے میں یہ صلیبی واقعہ مشہور ہو گیا۔ کیونکہ یہ بات کونے میں نہیں ہوئی اعمال ۲۵ : ۱۹ و اعمال ۲۶ : ۲۶ اور لوقا ۲۴ : ۱۸۔ اور علاوہ ازیں خداوند مسیح کی موت کے وقت نظام شمسی میں غیر معمولی انقلاب اور عالمگیر ظلمت[1] اور قبروں سے مردگان کا ظہور اور یہودی مقدس کے پردے کا پھٹنا وغیرہ اور

[1] صلیبی شافعہ کے بعد کی کسی صدی میں ایک رومی ہیئت دان نے اس عالمگیر تاریکی کو سورج گرہن قرار دیا۔ مگر یہ بات علم ہیئت کے اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ پورنماشی کے دن سورج گرہن نہیں لگ سکتا۔ مسیح خداوند یہودی عید کے روز چودہ تاریخ کو مصلوب ہوا۔ اور یہودی حساب چاند کے حساب کے مطابق تھا اور ۱۴ تاریخ چاند کے بدر کا روز تھا اور وہ پورن ماشی کا دن تھا۔ لہٰذا وہ تاریکی سورج گرہن ہرگز نہ تھا۔ بلکہ ایک غیر معمولی حقیقت کا اظہار اور دُنیا کی تاریخ میں معجزانہ انقلاب تھا۔ اور کتب مقدسہ سابقہ میں بھی اس کا ایک عجیب اشارہ ہے۔ عموس ۸ : ۹۔

اس واقعہ کی حقیقت پر علم ہیئت کے ماہرین کی شہادتیں اور ان کی جنتریوں میں اس ہولناک "تاریکی" کا تذکرہ اس واقعہ کی حقیقت پر بیّن دلیل ہے کہ وہ موت ایک عظیم الشان حقیقت کا اظہار تھی۔ اور مسیح خداوند کے دشمنوں کی چشمدید شہادتیں کہ اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہ بچا سکا اِس صلیبی موت کی صداقت پر آفتاب نما دلیل ہے۔ یوحنا حواری اور حضرت مریم صدیقہ اور یوسف ارمتیہ کا رہنے والا اور نیکودیمس یہودیوں کا سردار اور ایک رومی صوبہ دار جو صلیبی واقعات کی انجام دہی کا ذمہ وار افسر تھا۔ اور لگیر جو مسیح مصلوب کی تحقیر کرتے اور رومی سرکار کی پولیس کے سپاہی جنہوں نے مسیح کو مصلوب ہوتے دیکھا جب اُس نے سر جھکا کر جان دی۔ یوحنا ۱۹ : ۳۰۔ اس واقعہ کا کیونکر انکار کر سکتے تھے۔ کیونکہ اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ لہذا صلیبی واقعہ کا انکار عقل اور کتب مقدسہ کی ضد محض ہے۔

دلیل چہارم۔ یہودی قوم کی شہادت

ساری دنیا کے یہودی صلیبی واقعہ کے دن سے ہر زمانہ اور آجتک یسوع ناصری کی موت کو جو اُن کے بزرگوں کی معرفت اور رُومی گورنمنٹ کے عہد میں ہوئی مانتے چلے آتے ہیں۔ اور بڑے فخر سے اقرار کرتے ہیں کہ قیصر طبریاس کے عہد میں جب پنطس پلاطس یہودیہ کا حاکم تھا۔ ہمارے مذہبی سرداروں اور قوم کے حاکموں نے یسوع ناصری کو جس نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا صلیب پر مروا ڈالا۔ دُنیا کے جس یہودی سے چاہو دریافت کر سکتے ہو۔ اور نیز یہودی قوم کے ایک نہایت مشہور اور عالم اور زبردست فاضل مؤرخ یوسیفس جو ۳۷ء کے قریب پیدا ہوا۔ اور ۷۰ء میں یروشلم کی تباہی کے وقت اس لڑائی میں موجود تھا۔ یہ

شہادت دیتا ہے کہ ایک مشہور آدمی یسوع ناصری نامی کو جس نے یہودیوں کے موعود بادشاہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا پنطس پلاطس رومی گورنر کی معرفت ہماری قوم کے سرداروں اور فریسیوں نے صلیب پر مروا ڈالا۔ دیکھو کتاب تواریخ یوسفی جلد دوم صفحہ ۴۷ مطبوعہ نیویارک ۔ پس ایک زندہ قوم کی شہادت جن کے آباؤ اجداد کی معرفت مسیح مصلوب ہوا۔ اس واقعہ کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔ اس موقعہ پر ایک اور ضروری بات کا اظہار بھی قابل غور اور دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض نادان اور کم فہم لوگوں نے عناد اور حسد کی وجہ سے یہ بات جہلاء میں مشہور کر رکھی ہے۔ کہ ایک اور شخص مسیح کی گرفتاری کے وقت پکڑا گیا اور اس کی شکل مسیح کی صورت میں تبدیل ہو گئی ۔ اور اسی نقلی آدمی کو رومی سپاہیوں نے مصلوب کر دیا۔ عقلمندوں کے نزدیک یہ بات محض مضحکہ سی ہے ۔ یہودی لوگ ایسے جاہل اور نادان نہ تھے۔ اور ان کے سردار کاہن اور فریسی عالم بھی بے وقوف نہ تھے ۔ کہ یسوع ناصری کی صلیبی موت کے بارے میں کافی اطمینان نہ کر لیتے ۔ انہوں نے تو مسیح کی موت کا پورا یقین کر لیا۔ اور نہ ہی رومی حاکم جاہل تھے۔ کہ اصلی آدمی کی جگہ نقلی کو پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیتے اور نہ ہی اس نقلی آدمی کے جان پہچانوں اور رشتہ داروں کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی اور نہ ہی مسیح کے حواریوں اور دوستوں اور خویش و اقارب کی ساری عمر کی دید اور شنید فوراً جاتی رہی بھلا کسی عقلمند آدمی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے ۔ کہ اس نقلی آدمی نے چار بڑی عدالتوں میں اپنے بچاؤ کیلئے کوئی داد اور فریاد نہ کی ہو۔

اسی قسم کے بعض نادان لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص صلیب کے دن رستے میں بیگار پکڑا گیا جس کا نام شمعون قرینی تھا ۔ اور مسیح کی صلیب اُس پر تھوڑی دیر کے لئے

رکھ دی گئی۔ اُسی کو رومی سپاہیوں نے مصلوب کر دیا۔ کھلا جو آدمی تھوڑی دیر کیلئے بیگار پکڑا جائے اور پھر اسی کو مسیح کی جگہ صلیب پر لٹکا کر مارا جائے۔ وہ پاگل اور مخبوط الحواس تھا جس نے شور نہ کیا۔ یا اس کا کوئی واقف کار اور رشتہ دار یروشلم میں یا اس کے گرد و نواح میں نہ تھا جس نے کچھ واویلا نہ کیا ہو۔ کہ کیوں اس بے قصور غریب پر ظلم کرتے ہو۔ کیونکہ وہ کوئی گمنام اور مجرد محض نہ تھا۔ بلکہ کسی نزدیک کے دیہات کا نامی اور اہل عیال تھا۔ مرقس ۱۵ : ۲۱۔ اگر کہو کہ یہ سب خدا کی خفیہ تدبیریں تھیں تو ایسا کہنا خدا تعالیٰ کی شان کی توہین اور سخت تحقیر کا ارتکاب ہے۔ کیونکہ خدا نہ کسی کو فریب دیتا ہے۔ اور نہ کوئی انسان اس کو فریب دے سکتا ہے۔ خدا پاک ہے اور اس کے حق میں ایسا کہنا کہ اُس نے یہودیوں کو فریب دیا سخت گستاخی اور بے ادبی اور بے ایمانی ہے۔ یہ بات کسی حنیف الماکرین کے حق میں کہی جا سکتی ہے۔

دلیل پنجم۔ غیر اقوام کی شہادت

یہودی قوم کا خاص تعلق رومیوں اور یونانیوں کے ساتھ مدتوں سے چلا آتا تھا۔ وہ سب لوگ ایک دوسرے کے تاریخی واقعات کے چشمدید گواہ تھے۔ جن دنوں میں مسیح کی صلیبی موت واقع ہوئی ان دنوں میں یہودی قوم تو رومیوں کے ماتحت تھی۔ اور یونانی لوگ بھی یہودیوں اور رومیوں کے درمیان چولی دامن کا تعلق رکھتے تھے۔ اور رومی اور یونانی لوگ یہودیوں کے نزدیک غیر قوم اور بُت پرست تھے۔ یونانی لوگ جو عقل اور دانش اور فلسفہ اور منطق کے موجد اور ماہر تھے۔ اور ہر بات کی تحقیق میں بال کی کھال اُتارتے تھے۔ اور علم تاریخ اور ہیئت میں اس وقت کی ساری دنیا میں بڑھے ہوئے تھے۔ اور دُنیا کی کوئی قوم اُن دنوں میں اُن کے برابر نہ تھی۔ انہوں نے اس صلیبی واقعہ کو صحیح تسلیم کیا۔ اس زمانے اور اس کے بعد کے

سارے یونانی مورخوں نے اس واقعہ کی تصدیق کی کہ یسوع ناصری نامی ایک بڑا مشہور شخص ہُوا ہے جس کی پرستش مسیحی لوگوں میں جاری ہے جو ملک فلسطین میں مصلوب ہوا۔ یونانیوں کے نزدیک یہ واقعہ صحیح اور تاریخ کا ایک جزو ہے۔ اور جب مسیحی مشنری اوّل ہی اوّل ملک یونان میں وارد ہوئے جو دانش اور حکمت میں ضرب المثل تھا تو وہ یہی صلیبی پیغام لیکر وہاں گئے ۱کرن ۲:۲۔ مسیح کی صلیبی موت کے قریب ایک دن جب بعض یونانی لوگ مسیح کو دیکھنے کے لئے یہوواہ دیس میں گئے۔ تو مسیح خداوند نے اپنی صلیبی موت کا یہ اشارہ ان کے سامنے پیش کیا کہ گیہوں کا دانہ اگر زمین میں گر کر مر نہ جائے تو اکیلا رہتا ہے۔ اس عجیب اشارے میں اس بڑی حقیقت کا اظہار ہے کہ مسیح اپنی موت سے دُنیا کو نجات دیگا یونانی دُنیا نے اس واقعہ کو سچا مانا اور قبول کیا اور اس موت کو اپنی اور ساری دنیا کی نجات کا باعث جانا۔

صلیب کے ابتدائی پیغام میں یونانی عالم ذرا جھجک تو گئے اعمال ۱۷: ۳۲۔ مگر بعد میں وہ بہت جلد مسیح خداوند کے مطیع اور منقاد ہو گئے۔ اور خدا کی قدرت کے اسیر ہو کر صلیب کے فتحمند جھنڈے کے آگے ادب سے جُھک گئے۔

حکمائے یونان کا صلیبی واقعہ کی تصدیق کرنا اور مسیحیت کا دامنگیر ہونا اس بات کی صریح دلیل ہے کہ صلیبی واقعہ کا انکار محض جہالت اور نادانی ہے۔ اور یونانی لوگوں کے ساتھ ہی رومی گورنمنٹ کے بڑے بڑے ذمہ وار افسروں کی چشمدید شہادتیں بھی قدر کے قابل ہیں کیونکہ وہ صلیبی واقعہ کے ذمہ وار بھی تھے۔ ان دنوں کی چشمدید شہادتوں کے علاوہ بعد کے رومی گورنر اور صوبہ دار جو ملک فلسطین میں حکمران تھے اور پہلی صدی مسیحی کے حال اور قال سے بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے بھی صلیبی واقعہ کی ایسی ہی تصدیق کی جیسی اگلوں نے جن کے وہ جانشین تھے۔ اور رومیوں کے ایک مشہور مورخ طاسیطس جس نے رومی قوم کی

ابتدا اور سلطنت رومہ کے عروج و زوال پر ایک محققانہ قلم اُٹھائی ہے اور پہلی صدی مسیحی کا آدمی ہے جو ۵۵ء میں پیدا ہوا۔ اس نے ۶۸ء تک کے واقعات کا اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ اس نے رومی سلطنت کے ہر ایک مشہور واقعہ کا بیان لکھا ہے وہ بھی مسیح کی صلیبی موت کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے کہ مسیحی نامی فرقہ کا بانی ایک شخص مسیح نام کا طبریاس قیصر کے عہد میں پنطس پلاطس کے ایّام میں اور اُس کے حکم سے مارا گیا۔ اس زمانے کی رومی دُنیا میں اس واقعہ کی بڑی شہرت تھی ملحد فوفری اور سلسس نے بھی مسیحیت کے سخت مخالف ہونے کے باوجود مسیح کی صلیبی موت کا اقرار کیا ہے جو لوگ رومی سلطنت کے اُن ایام کی صحیح تاریخ سے واقف اور علم تاریخ کے ماہر اور مشتاق ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ صلیبی واقعہ کوئی افسانہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی بناوٹی کہانی ہے ۱ے

دلیل ششم۔ مسیحی عالمگیر اتفاق

صلیبی واقعہ کے دن سے زمانۂ حال تک کے تمام مسیحی اس بات میں متفق ہیں کہ ان کا مسیح یہودیوں کے ہاتھ سے مصلوب ہوا مسیحی دُنیا کی کوئی جماعت اُس واقعہ کی مُنکر اور اس سے منحرف

ے۱ آجکل آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے رومی سلطنت کے واقعات کی خوب کھوج کی ہے اور زمین دوز کھنڈروں سے عجیب باتیں دریافت کی ہیں جن سے اظہرمن الشمس ہے کہ وہ لوگ ہر عجیب اور دلچسپ اور مشہور تاریخی بات کا ضروری ریکارڈ رکھتے تھے۔ گذشتہ سالوں میں ایک یہ خبر بھی اخبارات میں شایع ہوئی کہ قیصران روم کے دفتر سے ایک اپیل کا کاغذ برآمد ہوا ہے جس میں یہودیوں کے سردار کاہن اور پنطس پلاطس حاکم کے خلاف ایک نالش ہے۔ کہ اُنہوں نے حسد اور ضد کی وجہ سے بغیر تحقیق کے یسوعؑ ناصری کو صلیب پر مار ڈالا۔ اور اس اپیل کے کاغذ پر مسیح کے رشتہ داروں اور دوستوں کے دستخط ہیں

ے۱ صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے!

نہیں۔ حالانکہ مسیحی لوگ ہر ملک اور ہر قوم اور دُنیا کے ہر حصّہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور کئی فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور کئی باتوں میں وہ ہر زمانہ ہم خیال اور ہم عقیدہ نہیں ہو سکے۔ اور دین کی اصُولی باتوں کے علاوہ وہ بھی فروعات کے تنازعات میں ایک دوسرے سے ہر زمانہ "ہم چو ما دیگرے نیست" کے مصداق بنے رہے۔ بلکہ بعض فرقوں میں ایسی بدعتیں بھی پائی جاتی ہیں جو دین کی باتوں میں نقصان دِہ ہیں۔ اور ان کا رواج اور نفاذ بھی کلامِ الٰہی کے منشاء اور مقصد کے خلاف ہے۔ تاہم تمام دنیا کے مسیحی صلیبی واقعہ کے دل سے معتقد اور مُقر ہیں۔ اور ان میں کسی زمانہ میں بھی اختلاف نہیں ہو سکا۔ بلکہ ساری دُنیا کے مسیحی متفق ہیں۔ کہ یسوع مسیح خدا کے ازلی علم اور انتظام کے مطابق ہمارے گناہوں کے کفارے میں صلیب پر مارا گیا۔ اعمال ۴: ۲۸۔ ۱ پطرس ۱: ۱۸۔ ۱۹۔ اعمال ۲: ۲۳ سے[1] رومی اور یونانی اور نسطوری اور سیرین اور پروٹسٹنٹوں کی تمام شاخیں مسیح مصلوب پر ایمان رکھتی ہیں۔ جن لوگوں کی آنکھوں کے سامنے مسیح مصلوب ہُوا۔ اور جن کو رُوح القدس کا الہام بخشا گیا۔ جن کی شہادت اور جان نثاری اور وفاداری اور الہامی نوشتوں نے ایک عالم کو بیدار کر کے عالم میں غیر معمولی انقلاب پیدا کر دیا۔ ان کی باتوں کو ترک کر کے کسی ایسی رُوح پر اعتبار کرنا جو شمس کو قمر اور بدر کو ہلال قرار دے کا ہی کی ایمانداری ہے۔

دلیل ہفتم صلیبی اثر اور غلبہ

مسیحی دین کی ترقی اور عالمگیری اور غلبہ اور اثر صلیبی واقعہ کی آسمانی شہادت ہے۔ قدرت نے مسیح خداوند کے دُکھوں کی وہ قدر کی ہے کہ انسانی حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی۔

---

[1] دوسری صدی کے ایک شخص مارشین نامی نے صلیبی واقعہ کا انکار کیا اور اپنی تعلیم کو عوام میں پھیلایا۔ مگر وہ بدعت بہت جلد دُنیا سے مٹ گئی۔ اور مارشین خود جامع کلیسیا سے خارج کیا گیا :

اس واقعہ کے بعد جلد ہی یہودی اُمت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور خدا نے ان کو رومی سلطنت کی معرفت سخت ذلیل اور پامال کر دیا۔ ان کا شہر اور ہیکل اور عبادت مٹا دی گئی۔ اور وہ دُنیا کی ہر اطراف جلا وطن اور پراگندہ کئے گئے۔

اس کے بعد مسیحیت اور یونان میں جنگ چھڑ گئی اور مسیحیت نے اس معرکہ میں یونانی حکمت اور دانش فلسفہ کے دانت توڑ دیئے اور ایک صدی کے اندر ملک یونان کے تمام مندر اور معبد مسمار ہو کر مسیحی عبادت خانوں میں تبدیل ہو گئے۔ اور جہاں زیوس اور مشتری اور وینس اور جیوپٹر کے لئے بخور جلائے جاتے تھے وہاں صلیبی ایمان کا جھنڈا لہرانے لگا۔ اور بڑے بڑے عالم اور نامور خادم الدین سرزمین یونان نے مسیحیت کی خدمت اور صلیبی ایمان کی بشارت اور جانفشانی کے لئے مرد مصلوب کو دے دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی خدا نے روم جیسی حشمت اور عالمگیر سلطنت کو مسیح مصلوب کا اسیر اور حلقہ بگوش اور دامنگیر بنا دیا۔ رومی معرکہ میں روم کے قیصروں نے اور سلطنت روم کے ہر حصے میں مسیحیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور مسیحیت کو خون کے لباس میں ملبس کر دیا گیا۔ اور رومی قوم کی ساری قوت اور شان و شوکت مسیح مصلوب کے خلاف استعمال کی گئی۔ مگر صلیب کی نسان نے رومی اقبال کو بھی صفحہ ہستی سے مٹا کر دم لیا۔ اور دو صد سال کے اندر ہی ساری رُومی دُنیا مسیح مصلوب کے آگے جھک گئی۔ اور قسطنطنیہ کا بڑا گرجا اس فتح کی یادگار اور مسیحیت کے سر پر سنہری تاج ہے۔ اور اس صلیبی پیغام نے تمام مغرب اور مشرق اور تمام دنیا کے تخت اور تاج کو اپنا مطیع اور منقاد بنا لیا۔ اور اس صلیبی واقعہ اور اس کے عاشقوں کی صلیب برداری نے کروڑہا انسانوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم اور مصیبت اور دُکھ برداشت کرنے کے لئے دلیر بنا دیا۔ اور ہر طرح کی ایذا رسانیوں میں بہادر بنے رہے۔ اور

اپنے مال اور جانوں کو صلیب کے نام پر نثار کر دیا۔ اور ایمان کی اچھی لڑائی لڑتے رہے اور ہر زمانہ اپنے جسموں پر یسوع کے داغ لئے پھرے۔

ساتویں صدی مسیحی میں عرب کی وحدت محضہ نے مسیحیت کا مقابلہ کیا۔ اور مسیح مصلوب کی مخالفت میں ہر ممکن کوشش کی مگر اپنی اصولی خامیوں اور اخلاقی کمزوریوں کی وجہ سے عربی ملیت اس معرکہ میں مسیحیت سے عہدہ آزما نہ ہو سکی۔ اور شکست کھا کر مسیحیت سے دور ہٹ گئی۔

حال میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح مصلوب کے خلاف سر اٹھا کر صلیبی ایمان کو توڑنے کا بیڑا اٹھا کر مسیحی دنیا کو للکارا ہے کہ میں صلیبیں توڑنے آیا ہوں۔ مگر نصف صدی کی چیخ و پکار اور آہ و زاری میں بھی ان سے ایک صلیب بھی ٹوٹ نہ سکی۔ بلکہ جس ضلع میں ان کا منحوس ظہور ہوا اسی ضلع میں چار بڑے بڑے مسیحی فرقوں کا کام زوروں پر ہے۔ اور آئے دن نئے گرجے اور نئی صلیبیں نصب ہو رہی ہیں۔ اور صلیب برداروں کی طرف سے مرزا کے مریدوں کو نئے سورج چیلنج پر چیلنج دیئے جا رہے ہیں۔ کہ اپنے پیر کی حمایت اور اس کے دعووں کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے میدان میں اترو۔ اور وہ مسیحی شیروں کی گرج سے ایسے دم دبائے ہوئے ہیں کہ بدن میں جان نہیں۔ سینکڑوں حیلوں اور حجتوں سے فرار ہو کر سیدھے قادیان کی راہ لیتے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد کی روح بھی پریشانی میں تڑپ رہی ہے اور مسیح مصلوب کا نام اور جلال بڑھتا جاتا ہے۔ بول بو مسیح ناصری کی جے"۔

باب دوم۔ "حقیقت صلیب"

یسوع مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر موا ۱ کرنتھ ۱۵: ۳۔ جیسا خدا نے پیشتر ہی سے نبیوں کی معرفت فرمایا تھا یسعیاہ ۵۳ باب دانی ایل ۹: ۲۴-۲۷ زکریاہ ۱۳: ۷ زبور ۲۲: ۱۵۔ یقیناً اس نے ہماری مشقتیں اٹھا لیں اور ہمارے غموں کا بوجھ لینے اوپر چڑھایا

اور ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا۔ اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ اور ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی۔ تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا۔ پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اس پر لادی یسعیاہ ۵۳: ۴ - ۷۔ اس کی جان گناہوں کے لئے گذرانی گئی۔ یسعیاہ ۵۳: ۱۰ اور اس نے بہتوں کے گناہ اٹھا لئے۔ اور گنہگاروں کی شفاعت کی یسعیاہ ۵۳: ۱۲ جو کام شریعت جسم کے سبب کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا۔ یعنی اس نے اپنے بیٹے کو گنہگار جسم کی صورت میں گناہ کی قربانی کیلئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ رومیوں ۸: ۳۔ یعنی خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل ملاپ کر لیا۔ اور ان کی تقصیروں کو اُن کے ذمے نہ لگایا۔ قرن $\frac{5}{19}$۔ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیے میں دے۔ متی ۲۰: ۲۸۔ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے لوقا ۱۹: ۱۰۔ اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے یوحنا ۱۰: ۱۱ - ۱۵۔ مسیح کی صلیبی موت کی غائیت و غرض جملہ بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ تھی۔ اس لئے اس نے خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے مطابق اپنی جان صلیب پر قربان کر دی۔

(۱) اس لئے کہ انسان گنہگار ہے اور نجات کا محتاج ہے۔ اور نجات گناہ کی معافی کا نام ہے اور بغیر لہو بہائے معافی نہیں۔ عبرانیوں ۹: ۲۲۔ اور یسوع مسیح کا خون ہمارے گناہوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ۱یوحنا ۱: ۷ و ۲: ۲

(۲) اس لئے کہ انسان گناہ کے باعث خدا کی قربت سے محروم ہو گیا۔ پیدائش ۳: ۲۳۔ لوقا ۱۵: ۱۴ - ۱۵ دافسیوں ۲: ۱۲۔ مگر خدا نے مسیح کی موت کے وسیلے دُنیا کے ساتھ اپنا میل کر لیا کلسیوں ۲: ۱۲ - ۱۵ - ۲ قرن ۵: ۱۹۔ مسیح جو خدا اور انسان کا درمیانی ہے اس

نے اپنے خون سے انسان کو خدا کی نزدیکی اور حضوری کا شرف بخش دیا۔ عبرانیوں ۹ : ۱۵۔
خدا کی قربت کا افضل وسیلہ قربانی ہے۔ سو مسیح نے گنہگاروں کے لیئے اپنی جان دے دی
جیسا اس کا اپنا قول ہے متی ۲۰ : ۲۸۔ یوحنا ۱۰ : ۱۵

(۳) گناہ انسان کیلیئے ایک ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ اگر انسان کے گناہ بخشے نہ جائیں۔ تو وہ ان گناہوں کے تلے دب کر ابدی موت یعنی جہنم کی سزا کا سزاوار ہوگا۔ اس لئے مسیح خداوند نے ایسے ہی گنہگاروں کو نجات کی دعوت دی ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام دونگا۔ متی ۱۱ : ۲۸۔ اس نے اس لئے دعوت دی کہ اُس نے اپنی جان گنہگاروں کے لئے فدیئے میں دے دی۔ رومیوں ۸ : ۳۔
یہ بات سچ ہے جو بوجھ ایک ناتواں کی طاقت سے زیادہ اور ناقابل برداشت ہو۔ اس سے چھٹکارا بغیر کسی دوسرے مددگار کے ناممکن ہے۔ گناہ ایک بوجھ ہے۔ اور کوئی گنہگار دوسرے گنہگار کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتا۔ مگر وہی جو گناہ سے پاک ہو قربانی کا بّرہ بھی بے داغ ہی ہوتا تھا۔ اور وہ بّرہ ایک افضل قربانی کا پیش نشان تھا۔ حقیقی قربانی کا برہ بھی بیداغ درکار تھا۔ سو مسیح خداوند جو گناہ سے مبّرا ہے اُس نے آ کر گنہگاروں کے لئے اپنی جان دے دی۔ عبرانیوں ۴ : ۱۵۔ اس لئے جو اس کے وسیلے سے خدا کے پاس آتے ہیں۔ وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ ان کی شفاعت کے لئے ہمیشہ زندہ ہے۔ عبرانیوں ۷ : ۲۵۔

(۴) اس لئے کہ انسان گناہ کے سبب تاریکی میں ہے اور بذات خود خدا کی معرفت میں نابینا اور لاچار ہے۔ مسیح جو جہان کا نور ہے۔ اس نے اپنی موت سے گناہ کی تاریکی کو مٹا دیا۔ رومیوں ۱۳ : ۱۲-۱۳۔ یوحنا ۱ : ۹ و ۸ : ۱۲ و ۹ : ۵۔

(۵) اس لئے کہ انسان نے خدا کو نافرمانی کی وجہ سے بے حد ناراض کیا۔ اور انسان خدا کی نظر میں نفرتی ٹھیر گیا زبور ۵: ۴-۶۔ انسان اپنی کوشش سے ایسی نفرت کو مٹا کر خدا کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔ انسان کے اعمال محض حضرت آدم کے انجیر کے پتے اور قابیل کے کھیت کا حاصل ہیں مگر خدا کا فضل مسیح کی قربانی کے طفیل ہے۔ طیطس ۳: ۵-۶۔ خدا بیلوں اور بچھڑوں اور نذر کی قربانی سے خوش نہیں ہوتا۔ صرف مسیح کی ازلی اور برابری کی قربانی سے خدا کا غضب ٹھنڈا ہو سکتا ہے۔ عبرانیوں ۹: ۱۴-۱۵ اور ۱۰: ۱-۱۲۔ ۱پطرس ۱: ۱۸-۱۹

(۶) مسیح کے کفارہ سے خدا کا عدل اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔ عدل کا تقاضا ہے کہ انسان کی نافرمانی اور برگشتگی کی واجبی سزا خدا کا قہر اور لعنت ہے۔ اور کہ انسان دوزخ کی سزا کا سزاوار ہے مگر مسیح کے کفارہ سے خدا کی رحمت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مسیح خدا کا ازلی اور اکلوتا بیٹا ہے۔ جسے خدا نے اپنی رحمت اور محبت کے اظہار میں نجات دہندہ ہونے کے لئے بخش دیا یوحنا $\frac{۳}{۱۶}$۔ ۲قرن ۹: ۱۵۔ اور وہ بخشش بیان سے باہر ہے۔ ۲قرن ۹: ۱۵۔ مسیح کا کفارہ خدا کے ازلی علم اور ارادے میں تھا ۱پطرس ۱: ۱۸۔ اعمال ۲: ۲۳-۲۴ عبرانیوں ۹: ۱۴۔ اور جو کوئی توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کے سارے گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور اس پر سے سزا کا فتویٰ مٹایا جاتا ہے۔ اعمال ۳: ۱۹۔ یوحنا ۳: ۱۵-۱۸۔ رومیوں ۸: ۱-۳

(۷) نجات دہندہ ہونے کے لئے دکھ اٹھانا ضروری ہے۔ عبرانیوں ۲: ۹-۱۰۔ اس لئے ابن اللہ نے صلیب کا دکھ سہا اور منجی اور شفیع ہونے کے اعلیٰ منصب پر ممتاز ہوا۔ اور خدا نے اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے فلپی ۲: ۵-۹

(۸) گناہ کی مزدوری موت ہے رومیوں ۶: ۲۳۔ انسان گناہ کے باعث موت کے فتوٰی کے نیچے ہے اور انسان گناہ کی غلامی کی وجہ سے اس موت کے بندھن سے نجات آزاد نہیں ہو سکتا۔ رومیوں ۷: ۲۴۔ اس موت پر فتح حاصل کرنے کے لئے ایک فاتح کی ضرورت تھی یسوع مسیح اکیلا ہی فاتح موت ہے۔ اگر وہ مر کر موت پر غالب نہ آتا تو ظالم موت سے انسان کا چھٹکارا ناممکن تھا۔ مگر مسیح کی موت نے انسان پر سے موت کا فتوٰی ہٹا کر اُسے ابدی زندگی کا وارث بنا دیا۔ موت کا ڈنگ گناہ ہے۔ اور گناہ کا زور شریعت ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے ۱ کرنتھیوں ۱۵: ۵۶-۵۷۔ رومیوں ۶: ۸ تھسلنیکیوں ۴: ۱۴۔

پس مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے خدا کے سامنے بے عیب قربان کر دیا۔ تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔ عبرانیوں ۹: ۱۴۔ مسیح خدا کا برہ ہے جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے یوحنا ۱: ۲۹۔ اور اُس نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلے اور اہل زبان اور اُمت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔ اس کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابد الآباد رہے۔ مکاشفہ ۵: ۹ و ۱۴۔

مسیح مصلوب

کیا مسیح نے خوشی سے اپنی جان دی؟

یہ ایک نہایت ضروری سوال ہے جس کا جواب مسیح کی اپنی باتوں اور صلیبی واقعات میں موجود ہے (۱) یسوع مسیح کا اپنا قول ہے کہ میں اچھا گڈریا ہوں۔ اور میں اپنی بھیڑوں

کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور کوئی مجھ سے چھین نہیں سکتا۔ بلکہ میں اُسے آپ دیتا ہوں۔ مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے۔ اور اس کو پھیر لینے کا بھی اختیار ہے۔ اور یہ حکم میرے باپ خدا سے مجھے ملا ہے۔ یوحنا $\frac{10}{15-17}$ چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے۔ بلکہ خدمت کرے۔ اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیے میں دے متی $\frac{20}{28}$۔ پس یہ مسیح خداوند کا اپنا فرمودہ ہے کہ وہ جملہ بنی آدم کی نجات کے لئے اپنی خوشی سے جان دینے کے لئے دُنیا میں آیا۔ اور مسیح خداوند اپنے قول میں راست اور سچا گواہ ہے۔ مکاشفہ $\frac{3}{14}$ و ایوحنا $\frac{3}{14}$ و ایوحنا $\frac{1}{9}$ و ایطرس $\frac{2}{24}$۔

(۲) اس لئے وہ عین یہودی عید فسح پر جو برّوں کی قربانی کی عید تھی۔ اور مصری چھٹکارے کی عظیم الشان یادگار تھی۔ تیاری کے ساتھ یروشلم میں داخل ہوا۔ متی ۲۶ باب و مرقس ۱۴ باب و لوقا ۲۲ باب کو بھی پڑھو۔ اگر مسیح خداوند کو صلیب پر مرنا منظور نہ ہوتا۔ تو وہ کیوں جان بوجھ کر یروشلم میں ایسے موقعہ پر وارد ہوا۔ جبکہ اس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اس دفعہ یہودی سرداروں اور قوم کے حاکموں نے میرے قتل کا مشورہ کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اُس نے اپنے شاگردوں کو پیشتر کہہ بھی دیا تھا۔ متی $\frac{16}{21}$

(۳) اگر مسیح خداوند کو صلیبی موت گوارا نہ ہوتی تو اُس نے اپنے بچاؤ کی خاطر کیوں کچھ انتظام نہ کیا جبکہ اس بات کا کافی امکان تھا۔ کیونکہ اس کے شاگردوں کی تعداد ایسے انتظام کے لئے کم نہ تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس کے معتقد تھے۔ اور اس کو مسیح موعود اور اسرائیل کا بادشاہ مان چکے تھے۔ یوحنا $\frac{12}{12-13}$ اور ایک دفعہ اُنہوں نے کوشش بھی کی کہ اس کو زبردستی بادشاہ بناویں یوحنا $\frac{6}{12-15}$ اور بہت سے لوگ اس کی طرف ہو گئے تھے اور یہودی سرداروں کا اقبال ہے کہ دیکھو جہاں اس کا پیرو ہو چلا ہے،

یوحنا ۶/۱۲-۵ اور وہ تلوار چلانے میں بھی بزدل نہ تھے۔ گروہ محض مسیح کے حکم کے زیر فرمان تھے۔ یوحنا ۱۸/۱۰۔ پلاطس کی عدالت میں مسیح کا یہ اشارہ کہ اگر میری بادشاہت اس دُنیا کی ہوتی۔ تو ضرور میرے سپاہی لڑتے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ مسیح خداوند کے پاس یہودیوں کے مقابلے کا کافی سامان تھا۔ اور اس کے شاگردوں کی تعداد اس مخالفت کی تاب لانے کے قابل تھی۔ مگر مسیح نے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اس کا مرنا ازلی انتظام میں ٹھہر چکا تھا۔ اعمال ۲/۲۳ و ۴/۲۸۔

(۴) اگر ہمارے منجی یسوع مسیح کو صلیبی دُکھ منظور نہ ہوتے۔ تو اُس نے کیوں عالمِ بالا کی امداد سے قصداً گریز کیا۔ بلکہ اُس نے اپنے حواری کو ایسی مزاحمت سے منع کیا۔ اور کہا کہ اپنی تلوار میان میں کر۔ کیا تو نہیں سمجھتا کہ میں آسمان سے اپنے بچاؤ کے لیے فرشتوں کے بارہ تمن طلب کر سکتا ہوں جو میرے دشمنوں کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور بعدہٗ بخوشی تمام مسیح خداوند دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا۔ یہ بات اس کی رضامندی کی بے نظیر دلیل ہے

(۵) ہمارے خداوند اور منجی عالمین یسوع مسیح نے یہودی اور رُومی عدالتوں میں اس دعویٰ کا علانیہ اقرار اور اقبال کیا جس کے سبب وہ صلیب پر مارا گیا۔ اگر اس کو مرنا پسند اور منظور نہ ہوتا۔ تو کیوں اُس نے مسیح موعودؑ اور ابن اللہ ہونے کے دعویٰ کو چھوڑ نہ دیا۔ اور کیوں اپنی رہائی اور خلاصی کا موقعہ کھو دیا؟ اور کیوں اپنے مخالفوں سے صلح اور صفائی نہ کی۔ مگر شفقت اس کے برعکس تھی۔

(۶) پلاطس رومی گورنر نے ایک خاص گنجائش یسوع مسیح کے سامنے پیش کی کہ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ مجھے تیرے چھوڑ دینے اور صلیب دینے کا بھی اختیار ہے۔ اگر مسیح خداوند کو خوشی سے جان دینا منظور نہ ہوتا۔ تو اُس کے لئے یہ بڑا قیمتی موقعہ تھا۔

اور وہ اپنی رہائی کیلئے معافی نامہ داخل عدالت کر سکتا تھا۔ مگر اُس نے صاف کہدیا کہ یہ اختیار تجھے آسمان سے ملا ہے اور میری موت ازل سے مقرر شدہ ہے۔

(۷) جن دنوں میں یسوع مسیح ناصری کے خلاف یہودیوں نے پلاطس حاکم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ ان دنوں رومی سرکار کا طرزِ حکومت اور قواعد عدالت اور ضابطہ تنظیم اور طریق سماعت ظالمانہ اور تحکم محض جیسا نہ تھا۔ بلکہ اس میں عدل و انصاف کا ضابطہ نظر آتا ہے۔ مقدمات کی سماعت کا باقاعدہ انتظام تھا۔ اور عدالتوں میں انتقال مقدمات کا رواج و نفاذ جاری تھا۔ اور ہر ایک کے جائز حقوق کا پاس اور لحاظ رکھا جاتا تھا۔ اپیلوں کے لئے ہائی کورٹ میں فریاد کی راہ کھُلی رہتی تھی۔ اور آخری فیصلہ کے لئے قیصر روم کا در کھلا رہتا تھا۔ اور قانون وکالت کا رواج ونفاذ تھا۔ بےقاعدگی اور انتہائی ناانصافی اور بے ضابطہ کارروائیوں کے خلاف شہنشاہ عالی کے ہاں اپیل ہوسکتی تھی۔ اگر مسیح خداوند کو جبراً اور اُس کی اپنی رضامندی کے بغیر صلیب دیا جاتا تو یا تو وہ کسی اعلیٰ عدالت میں انتقال مقدمہ کی درخواست کرتا یا قیصر روم کے ہاں اپیل دائر کر دیتا۔ جیسے مقدس حواری قیصر کے ہاں اپیل کرکے یہودیوں کی شرارت سے بچ گیا۔ اعمال ۱ہم۔ ۲ہم باب۔

(۸) اگر مسیح خداوند کی موت عام انسانوں کی سی ہوتی اور وہ اپنی خوشی اور رضامندی سے جان نہ دیتے تو اس وقت ایسی باتیں واقع نہ ہوتیں جو بےحد حیرت اور تعجب کا باعث تھیں۔ مثلاً ایک ہولناک اور عالمگیر تاریکی۔ زمین کی لرزش اور پتھروں کا پارہ پارہ ہونا اور قبروں کا کھُل جانا اور یہودی مقدس کے پردے کا پھٹنا وغیرہ۔ ایسے غیر معمولی واقعات ہیں جو کسی اعلیٰ حقیقت کے اظہار کی دلیل ہیں۔ اور اس امر کی

بیّن دلیل ہیں۔ کہ وہ موت نرالی اور خدا کی ازلی مشورت اور تجویز کی موت اور جملہ بنی آدم کے گناہ کے کفارہ کی موت تھی۔ ورنہ ایسی غیر معمولی حقیقتوں کے اور کیا معنی ہو سکتے ہیں۔

(۹) مسیح کے مقدس حواریوں کی زندگی کی تبدیلی اور جان نثاری اور صلیب برداری اور ایمان اور صبر اور اُمید اور دلیری اس بات کی بے نظیر دلیل ہے کہ اُن کے مالک نے اُن کی خاطر خوشی سے اپنی جان قربان کی ہے۔ اس موت کا حواریوں اور سب مسیحی مومنین پر ایسا اثر پڑا کہ وہ خود بخود صلیب بردار ہو گئے۔ اور مرنے تک وفادار رہے۔ حواریوں کے الہامی نوشتوں سے یہ آشکارا ہے۔ کہ ان کو کامل یقین ہو گیا۔ کہ مسیح کی موت رضاءِ الٰہی اور اس کی اپنی خوشی سے تھی۔ اس لئے اُنہوں نے مسیح کی موت کو اپنی موت جانا اور وہ ہر وقت اپنے جسموں پر یسوع مسیح کے داغ لئے پھرتے تھے۔

(۱۰) یہودی اور یونانی اور رُومی دُنیا پر مسیح خداوند کی فتح بھی اس بات کی آفتاب نما دلیل ہے کہ وہ موت دُنیا کی بطالت اور بُت پرستی اور جہالت کو مٹانے اور گنہگاروں کو خدا کے ساتھ ملانے کے لئے تھی۔ اور مسیح کی صلیبی موت میں اس کی دائمی فتح کا راز تھا۔ جو اُس کے جی اُٹھنے سے افشا ہو گیا۔ پس اب جو یسوع مسیح میں ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں کیونکہ زندگی کی رُوح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔ اس لئے جو کام شریعت جسم کے سبب کمزور ہو کر نہ کر سکی۔ وہ خدا نے کیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیجکر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ رومیوں ۸/۳ مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی رُوح کے وسیلے خدا کے سامنے قربان کر دیا۔ تو تمہارے دِلوں کو مُردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کریگا۔ تاکہ زندہ خدا کی عبادت کریں عبرانیوں ۹/۱۴ اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ۱ یوحنا ۲/۳ ۔

یہودی کیوں مسیح خداوند کے مخالف تھے؟

علمائے بنی اسرائیل اور ان کے سرداروں نے یسوع ناصری کو مسیح موعود نہ جان کر رد کیا۔ وہ ہمیشہ اس کی مخالفت میں لگے رہے اور اس عناد اور مخالفت کی وجہ سے اُنہوں نے اُسے رُومی حکومت کی مدد سے صلیب پر مار ڈالا۔ اور جب یسوع خدا کی قدرت و مشورتِ ازلی کے موافق مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمان پر اُٹھایا گیا۔ تو وہ لوگ مسیح کے حواریوں اور پیرؤں کی مخالفت پر کمربستہ ہوگئے۔ اور جب تک ان کی ہیکل اور شہر رومیوں کے ہاتھوں تباہ نہ ہوگئے وہ اپنی ضد اور شرارت سے باز نہ آئے۔ اعمال کی کتاب زیادہ تر یہودی مخالفت کا اظہار کرتی ہے۔ یہودی قوم کی اس مخالفت اور عناد کا بیان اور وجوہ سطور ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہیں جو ہر زمانہ کے مخالفانِ مسیح پر بھی عائد ہوسکتے ہیں :-

پہلی وجہ مسیح کی تعلیم (۱) خداوند مسیح کی تعلیم توریت اور صحفِ انبیاء کے خلاف نہ تھی۔ اس کا اپنا قول ہے کہ "میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہوں" (متی $\frac{5}{17}$) ہاں اس کی تعلیم البتہ یہودی عالموں کی خودساختہ تعلیم کے خلاف ضرور تھی جنہوں نے کلام الٰہی کی تاویل کرنے میں اپنی روائیتوں سے کام لیکر اور من مانی شرح کرکے کچھ کا کچھ بنا دیا تھا۔ مسیح نے ان کو علانیہ تنبیہہ اور ملامت کی کہ تم نے اپنی روائیتوں سے خدا کا حکم ٹال دیا ہے (متی $\frac{15}{3}$) اور ان فقیہوں اور فریسیوں نے مذہب کی حقیقت کی ظاہری رسوم سے موسوی شریعت کی منشاء کو نہ سمجھنے کی وجہ سے عام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کردیا تھا۔ اور وہ خودغرضی اور خودپسندی کے باعث اوروں کو حقیر اور ذلیل جانتے تھے (لوقا $\frac{18}{9-14}$) ان ظاہرداریوں۔ ریاکاریوں تکبّر اور تعصّب کے سبب سے اس نے

ان کو سخت ملامت کی تھی (متی ۱۵ / ۱-۸ لوقا ۱۱ / ۵۲)۔ ایسے لوگ دینداری کی صورت میں خدا کی قدرت کے منکر اور منافق تھے۔ یرمیاہ نبی اور حزقی ایل نبی نے ان کو لوگوں کے اندھے چرواہوں اور لومڑیوں سے تشبیہہ دی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مطلب کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کا پیٹ ان کا خدا تھا۔ اور وہ خدا کے لوگوں کی ٹھوکر اور گرنے کا باعث اور خداشناسی کی راہ میں سدِ راہ تھے۔

(۲) یہودی اُمت غیر اقوام کو حقیر اور ذلیل جان کر ان کو خدا کی برکتوں اور وعدوں میں شریک نہ سمجھتی تھی۔ اور ابراہیم۔ اسحاق اور یعقوب کی نسل ہونے کے باعث غیر اقوام دنیا سے نفرت اور عناد رکھتی۔ مسیح نے ان کی اس نادانی اور ناواقفی کے خلاف یہ تعلیم دی کہ خدا کا فضل عالمگیر ہے۔ اس کی برکتوں اور وعدوں میں کل دُنیا کے لوگ شامل ہیں۔ اور قدم یہوع ایک دروازہ قرار دی گئی ہے جس میں سے سب داخل ہو کر خدا کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہونگے (متی ۸ / ۵-۱۳ + لوقا ۴ / ۲۵-۹۴ + متی ۲۰ / ۱-۱۶ + لوقا ۴ / ۲۲)

(۳) خداوند مسیح نے ایک عجیب تمثیل سے یہودیوں کو آگاہ کیا کہ تم نے خدا کی مرضی بجا لانے میں سخت سرکشی کی اور جو لوگ تمہارے پاس بھیجے گئے۔ تم نے ہم نہیں سخت بے غزت اور رُسوا کیا۔ اسلئے خدا کی بادشاہی تم سے لیکر اوروں کو دی جائیگی۔ اور وہ اس تمثیل کے مطلب سے ایسے ناراض ہو گئے کہ اس کی گرفتاری کی کوشش میں لگ گئے (متی ۲۱ / ۳۳-۴۴)

(۴) اُس نے یہودیوں کو اُن کے آباو اجداد کی طرح عہد شکن اور نافرمان قرار دیا کیونکہ اُنہوں نے خداوند سے عہد باندھکر عہد شکنی اور بے وفائی کی اور غیر اقوام کو جو پہلے نافرمان تھے۔ تائب اور فرمانبردار قرار دیا (متی ۲۱ / ۲۸-۳۲) اس تمثیل میں مسیح نے غیر اقوام تائب گنہگاروں کو فرمانبرداری کی وجہ سے اُمت اسرائیل پر فضیلت دی اس لئے اگلی تمثیل

سنتے ہی وہ غصے اور غضب سے بھر گئے۔

(۵) مسیح نے یہودی قوم کی تباہی اور زوال کی خبر دی اور اُنہیں آگاہ کیا کہ چونکہ تم نے اپنی سلامتی کے تمام موقعوں کو کھو دیا اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث اپنے گناہوں کا پیالہ بھر دیا ہے۔ اس لئے تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ اور سب زمانوں کے راستبازوں اور مقتولوں کا بدلہ تم سے لیا جائیگا (متی ۲۳/۳۵-۳۸) اور خدا کا تاکستان تم سے چھینا جائیگا اور اوروں کو جو تم سے زیادہ پھل لائیں دیا جائیگا (متی ۲۱/۳۳-۴۳)

(۶) علمائے یہود نے بہت دفعہ مسیح کو اس کی باتوں میں پھنسانے کی خاطر اس سے ایسے سوال کئے جو اُن کی دانست میں لاجواب تھے۔ مگر مسیح کے جوابوں سے وہ ایسے دنگ اور حیران ہو گئے کہ دوبارہ بولنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور حسد اور کینہ کی وجہ سے اس کے مار ڈالنے کی کوشش کرنے لگے (متی ۲۲/۱۵-۴۶ + لوقا ۱۰/۲۵-۳۷ + لوقا ۱۸/۱۸-۲۴ + متی ۱۹/۳-۹)

(۷) جن نبیوں اور راستبازوں کی قبروں کو یہودی لوگ سنوارتے اور ان کی تعظیم کرتے تھے۔ مسیح نے ان کی نسبت صاف کہا۔ کہ ان کو تمہارے باپ دادوں نے قتل کیا اور تم اُن قاتلوں کی اولاد ہو۔ اس لئے وہ ناراض ہو گئے۔ اور ایسی سچی اور صحیح باتوں کی برداشت نہ کر سکے۔ ان کے دل تعصّب۔ حسد۔ ضد اور بغض سے سیاہ اور سچائی سے متنفر رہتے تھے۔

دوسری وجہ مسیح کے دعوے:۔ یہودی سردار اور قوم کے بزرگ مسیح خداوند کے دعووں سے چڑ گئے۔ (۱) مسیح نے اپنے تئیں ہیکل کا مالک قرار دیا (یوحنا ۲/۱-۱۷ + متی ۲۱/۱۲-۱۳) ہیکل یہوواہ کا گھر تھا۔ اور مسیح نے یہوواہ ہونے کا دعویٰ کیا اس لئے یہودیوں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اگر وہ لوگ کلام کی روشنی میں اس دعویٰ کی تحقیق کرتے

تو اس ٹھوکر سے بچ جاتے ۔ بہت سے لوگ اب تک دُنیا میں پائے جاتے ہیں جو اس دعویٰ کی حقیقت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے صرف اعتراض کرنے کے عادی ہیں ۔

(۲) مسیح نے دعویٰ کیا کہ مَیں خدا کے تاکستان کا مالک ہوں ۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے وہ سب نوکر تھے ۔ اور مَیں بیٹا ہوں (متی ۲۱/۳۷) یسعیاہ ۵ باب کی الہامی شرح کے مطابق بنی اسرائیل خدا کا تاکستان تھے ۔ اور مسیح نے اپنے تئیں اس تاکستان کا مالک قرار دے کر اپنی اُلوہیت کا دعویٰ کیا ۔ کتب مقدسہ کے صحیح معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے یہودیوں نے اس دعویٰ کو کُفر قرار دیا ۔

(۳) مسیح نے موسیٰ ۔ داؤد ۔ سلیمان اور یُونس پر اپنی فوقیت ظاہر کی (متی ۱۲/۴۱-۴۳ + یوحنا ۵/۴۶ + متی ۲۲/۴۵-۴۶ + متی ۱۱/۳۰-۳۲) یہودی اُمت موسیٰ کو سب سے بڑا نبی ۔ داؤد کو بڑا بادشاہ ۔ سلیمان کو بڑا عاقل اور یُونس کو بڑا معجزہ کہتے تھے ۔ اس لئے وہ ناراض ہوئے اور اس میں اپنے نبیوں اور بادشاہوں کی ہتک اور توہین خیال کر کے مسیح کے مخالف ہو گئے ۔ اگر وہ الہام کی روشنی میں پہلے بزرگوں اور مسیح موعود کا مقابلہ کرتے تو ایسے گناہ کے مرتکب نہ ہوتے ۔ مگر وہ تو ظاہر کے مطابق فیصلہ کرنے کے عادی ہو چکے تھے ۔ اور کتاب مقدس کی معنوی تحریف کرنے میں بڑے ہوشیار تھے ۔ (متی ۲۳/۱۶-۲۲)

(۴) مسیح نے بااختیار اور اسرائیل کا مُنجی ہونے کا دعویٰ کیا اور یہودی عالموں اور فریسیوں کے رُوبرُو علانیہ کہا کہ زمین پر گناہ معاف کرنے کا مجھے اختیار ہے ۔ متی (۹/۶ و ۱۱/۳-۲۶ + یوحنا ۱۰/۹ و ۱۴/۶) اس دعویٰ کی تصدیق میں یسوع ناصری نے سینکڑوں نشان پیش کئے ۔ مگر علمائے یہود کے دل ایسے پتھر ہو گئے تھے کہ آسمانی نشان بھی ان پر مؤثر نہ ہوتے تھے ۔ اور اُنہوں نے مُنجی کو ترک کر کے علانیہ کہہ دیا کہ اسکو صلیب دو

اس کا خون ہم پر اور ہماری اولاد پر (متی ۲۷/۲۵)

(۵) یسوع ناصری نے مسیح موعود اور اسرائیل کا بادشاہ اور چوپان ہونے کا دعویٰ کیا (یوحنا ۱۰ باب + حزقی ایل ۳۴/۲۳-۲۴ + ہوسیع ۳/۴ + لوقا ۴/۱۶-۲۲ + متی ۲۱/۱۵) یہودی قوم نے اس دعویٰ کو قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ غیر اقوام قیصروں کی حکومت اور غلامی سے سخت الجھائے تھے۔ اور وہ کسی ایسے مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔ جو آکر جلد تر اُن کو رومیوں سے آزاد کرائے اور مطلق العنان سلطنت کا مالک بنا دے۔ اس لئے جب اس دعویٰ کے ساتھ مسیح نے کہا کہ لومڑیوں کے لئے بھٹ اور پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں مگر ابن آدم کیلئے زمین پر سر دھرنے کے لئے جگہ نہیں" (لوقا ۹/۵۸) تو وہ یہ سمجھے کہ یہ شخص ہمارے لئے کیا کرسکتا ہے؟ اگر یہودی اُمت اپنی کتب مقدسہ میں مسیح موعود کی آمد کے راز و رموز و عمیق معنوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی اور ان معنوں میں مسیح کی تلاش کرتی تو برگشتگی سے بچ جاتی۔ توریت اور انبیا میں مسیح کی آمد اوّل اور ظہور ثانی ہر دو کا علانیہ تذکرہ ہے۔ آمد اوّل میں مسیح کا تجسم اور کفارہ کی موت کا بھید تھا۔ اور ظہور ثانی میں اس کی جلالی حکومت کا بیان ہے۔ یہودی عالموں نے کلام اللہ کی تاویل میں تعصب اور ضد سے کام لیا اور مسیح کی دوسری آمد کو پہلی آمد سمجھ کر مسیح کا انکار کردیا۔ اور رومی گورنر کی عدالت عالیہ میں پکار کر کہنے لگے۔ کہ اس کو صلیب دے۔ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں۔ افسوس ہے کہ مسیح کی مخالفت میں یہ قوم ایسی دیوانی ہوگئی۔ کہ اپنے مسیح کی بجائے بیدین اور بُت پرست قیصر کو اپنا بادشاہ قبول کیا۔ اس گناہ عظیم کی سزا یہودی قوم کو اس واقعہ سے ۳۷ سال بعد مل گئی جبکہ قیصر کو مسیح کی جگہ دی گئی۔ اس کے جانشینوں کے ہاتھوں ان کے شہر ہیکل اور ساری قوم کی تباہی ہوئی۔ اور اس وقت سے اب تک یہودی قوم اس گناہ کا خمیازہ اُٹھا رہی ہے۔ مسیح کے ہر مخالف کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے ÷

تیسری وجہ معجزاتِ مسیح: ۔ مسیح خداوند کے عجیب معجزات سے یہودی سردار گھبرا گئے (یوحنا ۱۱/۴۵-۵۴ و ۱۲/۹) ان کو یہ خدشہ پڑ گیا کہ ان معجزات کی وجہ سے سب لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور بڑا انقلاب واقعہ ہوگا۔ انہوں نے کئی طرح سے ان معجزات کی مخالفت کی۔

(۱) انہوں نے مسیح کے معجزوں کے خلاف یہ کفر بکا کہ وہ بد روحوں کے سردار بعل زبوب کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔ ان کے دل ایسے خراب اور سیاہ ہوگئے۔ کہ مسیح کے فوق العادت کاموں کو شیطانی عمل سے منسوب کیا (متی ۱۲/۲۴) اس کے جواب میں مسیح نے وہ دلیل دی کہ فریسیوں کا ناک میں دم آگیا (متی ۱۲/۲۵-۲۶ و ۲۹)

(۲) انہوں نے بہت دفعہ شفا یافتہ لوگوں کو تنگ کیا اور ان کو ورغلایا۔ کہ وہ اس بڑی حقیقت کا انکار کردیں (یوحنا ۹/۲۴ و ۵/۱۰) مگر الٹا ایک شفا یافتہ یہودی نے اقرار کیا کہ میں ایک بات جانتا ہوں کہ پہلے اندھا تھا۔ اب بینا ہوں (یوحنا ۹/۲۵) یہ کہکر مسیح کی قدرت کا اظہار کیا کہ ابتدائے عالم سے کبھی کسی نے جنم کے اندھے کو شفا نہیں دی مگر صرف مسیح نے (یوحنا ۹/۳۲) اس جواب سے وہ شرمندہ تو ہوگئے۔ مگر اپنی ہٹ۔ ضد اور شرارت سے بھی باز نہ آئے اور اس شخص کو ہیکل سے خارج کردیا۔

(۳) جب لعذر نامی ایک یہودی مرد کے چار دن کے بعد زندہ ہونے کی شہرت بجلی کی طرح پھیل گئی اور بہت یہودی مسیح پر ایمان لائے تو ان سرداروں اور فریسیوں نے مشورہ کیا کہ لعذر کو بھی جان سے مار ڈالیں (یوحنا ۱۲/۹-۱۱) یہودی قوم مسیح کے خرقِ عادت کاموں کا انکار نہ کر سکی (یوحنا ۱۱/۴۷) تاہم ان کے دل پتھر ہی رہے اور وہ دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھتے تھے۔ آخر انہوں نے رومی حکومت کی معرفت مسیح کو مصلوب کروایا اور

یہ وہ خدا کے ازلی انتظام اور مشورت کے مطابق مُردوں میں سے جی اُٹھا - اور آسمان پر صعود فرما گیا تو یہودی اُمت نے مسیح کے حواریوں اور باقی شاگردوں کو ستانا اور ایذا پہنچانا شروع کر دیا۔ ستفنس کو پتھراؤ کیا (اعمال ۷ باب) اور یعقوب حواری کو تلوار سے قتل کرایا۔ اور بعض قید اور کئی ایک کوڑوں سے پٹوائے گئے۔ اور جب تک اِن کا شہر ہیکل اور قوم تباہ نہ ہو گئے وہ ہر جگہ مسیحیت کا مقابلہ کرتے رہے۔ آخر ان کی سزا کے ساتھ ان کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا۔ مسیح کے مخالفوں کو یہودی قوم کی عداوت اور سزا سے عبرت پکڑنی چاہیے جو یہودیوں کے ساتھ دُنیا میں ہوا تاریخ اس کی شاہد ہے اور باوجود برگزیدہ اُمت ہونیکے وہ سزا سے نہ بچ سکے تو موجودہ مخالفوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کیوں ہولناک سزا نہ دی جائیگی۔ جو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مسیح کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسی ناپاک روحیں ضرور جہنم حاصل ہونگی۔

چاہیئے کہ لوگ تعصّب سے پاک ہو کر مسیح کی تعلیمات دعاوی اور معجزات کا مطالعہ کریں۔ اور جانیں کہ وہ اپنی ہر بات میں کس قدر بے نظیر ہے۔ اور اُس کی بے نظیری اس کے دعوی کی زبردست دلیل ہے۔ تعصّب کی وجہ سے یہوُد کی آنکھوں پر پٹی بندھی رہی اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پس چاہیئے کہ برادرانِ وطن اس واقعہ سے سبق حاصل کریں! اور ابدی راحت وحیات کے وارث بنیں ⁘

الحمد للہ